فضائل دوردناریہ　　　　　فضائل درود تنجینا

دعائے عہد اور اس کے فضائل

راہِ نور

التماس سورۃ الفاتحہ

برائے ایصال ثواب

سید محمد کاظمین نقوی
ولد
سید علی ابن محمد نقوی

پہلی برسی

راہِ نور

التماس سورۃ الفاتحہ

برائے ایصال ثواب

سید محمد کاظمین نقوی
ولد
سید علی ابن محمد نقوی

نظم

میرے پاپا

میرے پاپا میرے پاپا میں بتاؤں کیسے
آپ بن سال جو گزرا میں بتاؤں کیسے

جیتے جی مر ہی گئے ہم تو جدائی کے سبب
رات بھر نیند نہیں آتی میں سوؤں کیسے

در پہ جب بھی کسی دستک کی صدا آتی ہے
مجھ کو محسوس جو ہوتا ہے بتاؤں کیسے

جب بھی امی مری جاتی ہیں کہیں باہر کو
ساتھ ہیں آپ میں لگتا ہے بتاؤں کیسے

جب بھی مہمان کوئی آتا ہے ہمارے گھر پر
کہتا ہے دل نہیں لگتا ہے لگاؤں کیسے

کی ہے اللہ نے نعمت مجھے ہر ایک عطا
باپ کا سایہ نہیں سر پہ بتاؤں کیسے

اب کہاں آپ کی شفقت ہمیں مل جائے گی
اس طرح یاد میں کھوئی ہوں بتاؤں کیسے

آپ بن سونی ہیں سب خوشیاں ہماری پاپا
فاطمہ یوں ہے پریشان کہ بتاؤں کیسے

افشین نقوی

حالات سے میں ڈر گئی ہوں
جیسے بن آپ کے مر گئی ہوں

کوئی رشتہ بھی ہمیں آپ سا رشتہ نہ لگے
آپ کے بن ہمیں اب کچھ بھی تو اچھا نہ لگے

مہرین نقوی

یادیں

بچپن سے لیکراب تک کا ایک ایک لمحہ آنکھوں کے سامنے اس طرح آرہا ہے جیسے کل کی بات ہو۔ جیسے تیز ہوا کے جھونکے آندھی بن گئے ہوں۔ تیزی سے ورق پلٹتے جارہے ہیں۔ ایک ایک بات یاد بن کر دل میں اترتی جاتی ہے۔ سوچتی ہوں کہ کیا لکھوں؟ کیسے اور کہاں سے لکھوں؟ جب چھوٹی سی تھی پاپا کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھا۔ جب پاپا کے ساتھ پہلی دفعہ اسکول گئی جب ہنستی کھلکھلاتی پاپا کے ساتھ مارکیٹ جاتی اور ڈھیروں چیزیں لیکر آتی۔ یا جب ان کے پاس بیٹھ کر ریاضی کے سوال حل کرتی اور ڈانٹ کھاتی۔ ایک ایک بات یاد آرہی ہے۔ یا جب لاہور سے آتی ۔ پاپا کا چہرہ خوشی سے گلنار ہوتا۔ پھر بس میرے بچے ہوتے اور پاپا۔ خاص طور پر زہرہ میں تو ان کی جان بند تھی۔ ہم سب بہنیں اور امی مل کر باتیں کرتے لیکن زہرہ اور پاپا دوسرے کمرے میں ایک دوسرے میں مصروف ہوتے۔ ہاں بھئی آج کا کیا پروگرام ہے؟ کچوریاں کھانی ہیں یا آئس کریم کھانی ہے۔ پروگرام سیٹ ہورہا ہوتا۔ یہ خبر نہیں تھی کہ یہ باتیں بہت جلد یادیں بن جائیں گی۔ اور پاپا آناً فاناً سب کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

ان ہی باتوں کو یاد کرتے کرتے سال گزر گیا۔ حواس بحال ہوئے تو معلوم ہوا کہ برسی آگئی ہے۔ دل چاہا کہ اپنے پاپا کی باتیں آپ سے شیئر کروں۔

میں آپ کو کیسے بتاؤں؟ کہ میرے پاپا کیسے انسان تھے۔ جو لوگ ان کو جانتے ہیں۔ ان کو بخوبی معلوم ہے کہ وہ کتنے سادہ طبیعت اور اپنی ذات سے کسی کو دکھ نہ دینے والے انسان تھے ۔ انتہائی خاموش طبع تھے۔

انتہائی وقت کے پابند تھے خود بھی وقت کی قدر کرتے اور ہمیشہ ہم بہنوں کو یہی ہدایت کی کہ وقت کی قدر کرو۔ وقت کی اہمیت کو سمجھو ورنہ یہ روندھتا ہوا گزر جائے گا۔ اپنی زبان اور عمل سے کسی کو تکلیف نہ دو۔ خدا حقوق اللہ معاف کر دیگا۔ مگر حقوق العباد کبھی معاف نہیں کرتا۔ انتہائی خوددار انسان تھے۔ اپنی خودداری، اصول پسندی اور سچائی کی وجہ سے ہمیشہ ہم سب کے دلوں میں

رہیں گے۔ایک بہت شفیق باپ، مگر جہاں بات اصول کی ہوتو اصول پسندی کو ترجیح دیتے۔

مجھے یاد ہے میں چھوٹی سی تھی۔ جب گھر میں فون لگا۔اس وقت پاپا پرنسپل کے عہدے پر فائز تھے۔ بہت شوق تھا ہم سب بہنوں کو فون اٹھانے کا۔فون پاپا کی ٹیبل پر ہوتا تھا۔مگر فون نہیں کرتے تھے۔کبھی ہم بہنیں کہتیں پاپا کبھی فون کر لیا کریں ہمیشہ یہی کہتے۔سرکاری فون ہے ضرورت کی بات کرنا چاہیئے یہ گھر فون کرنے کیلئے نہیں ہے۔کوئی سرکاری فون ضروری آجائے تو فون مصروف ہوگا۔میرے ذاتی استعمال کیلئے نہیں ہے۔میٹرک اور انٹر بورڈ کے سالانہ امتحانات کے بنڈل کے بنڈل ہمارے گھر آتے۔لیکن پاپا کسی کو بتانے سے گریز کرتے کہ پرچے آئے ہوئے ہیں اور اگر کسی کو سن گن مل جاتی اور وہ سفارش لیکر آجاتا تو انتہائی خوش اخلاقی سے معذرت کر لیتے۔ ہمیشہ حلال کھایا اور اولاد کو کھلایا۔ مجھے یاد آتا ہے دو تین باتوں کی ہمیشہ ہمیں نصیحت کرتے۔

وقت کی قدر کرو، کم بولو، سمجھدار لوگ کم بولتے ہیں۔اپنی نیت صاف رکھو پھر دیکھو اللہ کتنا نوازتا ہے۔اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاپا کی باتوں کا اثر کچھ نہ کچھ ہم بہنوں پر بھی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ پاپا کی ان باتوں کا اثر ہم پر قائم رہے اور ہمیشہ ہمیں خدا نیک کاموں کی توفیق دے۔تاکہ ہمارے ان نیک کاموں کا صلہ ہمارے پاپا کو ملتا رہے۔ ہماری امی کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔ کہ وہی اب ہماری ماں اور باپ دونوں ہیں۔ہم سب کو صبر دے اور اپنے نیک بندوں میں شمار کرے۔

آمین

بڑی بیٹی

آرزو نقوی

آہ میرے پاپا!!!

زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ جو لوگ اس نعمت کی اہمیت کو سمجھ لیتے ہیں۔ زندگی کے اصل فلسفے کو سمجھ پاتے ہیں۔ اور پھر وہ اس کے ایک ایک پل کو اپنی صلاحیتوں سے روشن کرتے ہیں۔ ایک ایک لمحے کی قدر کرتے ہیں اور وقت کو کبھی ضائع نہیں کرتے۔

کتاب حیات میں ایسے بے شمار لوگوں کے نام درج ہیں جنھوں نے زندگی کو جانا ہے جو جیتے ہیں تو ایسے کہ ان کو زندگی پر ناز ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سیپ میں موتی کی طرح اور پھول میں خوشبو کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ مہکیں تو سارا چمن مہک اٹھتا ہے۔ کچھ لوگ اتنے نامور ہوتے ہیں۔ کہ سالوں لوگ ان کو اور ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے کردار اور عمل کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ساری زندگی دھڑکتے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ اتنے نامور نہیں ہوتے۔ ایک محنتی اور سچا استاد زمانے سے گذر جانے کے بعد بھی لوگوں کو یاد رہتا ہے۔ استاد کی محنت کی وجہ سے لوگ دنیا میں بڑے بڑے عہدوں پر پہنچتے ہیں۔ استاد سے علم حاصل کر کے بھی وہ علم کی روشنی کو مختلف شعبوں میں جا کر پھیلاتے ہیں۔ اس طرح چراغ سے چراغ جلتا رہتا ہے۔

میرے پاپا بھی ایک استاد تھے۔ انھوں نے ساری زندگی علم کی روشنی پھیلائی۔ حتیٰ کے انتقال سے کچھ گھنٹے پہلے بھی وہ کلاس لینے ہی جا رہے تھے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کیسے کروں؟

سال گزر گیا۔ مگر یقین نہیں آتا کہ میرے پیارے شفیق پاپا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں جب پاپا کا انتقال ہوا تو کافی دن تک حواس بحال نہیں رہے۔ مگر اب برسی کے موقع پر دل چاہتا ہے۔ کہ اپنے پاپا کی بارے میں کچھ لکھوں۔

محمد کاظمین نقوی ابن سید علی ابن محمد نقوی (محلہ شفاعت پوتہ)

ان کی رحلت 21 اکتوبر 2008ء بوجہ عارضہ قلب ہوئی۔ ڈبل۔ ایم۔ اے۔ بی ایڈ تھے۔ نیز

ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی تھے۔ ساری زندگی تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے ملازمت کا سارا عرصہ اسلام آباد میں گذرا۔ جہاں ان کو ملنے والے ''بابائے ریاضی'' بھی کہتے تھے۔ اٹھارہ سال پرنسپل کے عہدے پر فائز رہے 8 سال پہلے کراچی شفٹ ہوئے اور تادم حیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی بی اے کی کلاسز لے رہے تھے۔ ساری زندگی حقوق الناس پر توجہ مبذول رہی۔ حق بات کرنا اور حق کی خاطر ڈٹ جانا، مکروفریب اور سیاست وہ ان باتوں کو نہیں جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر وہ لوگوں کی بے اعتنائی کا شکار ہوتے تھے۔ نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔

انھوں نے اپنے پیچھے اہلیہ ''نگہت فاطمہ'' اور چار بیٹیوں کو چھوڑا ہے۔

آرزو فاطمہ جو کہ لاہور میں مقیم ہے۔ اس کی شادی انکے پھوپھی زاد اقبال مہدی سے جبکہ افشین کی ظہور علی سے شادات باہیہ میں جو کہ سعودیہ دمام میں مقیم ہے تیسری بشریٰ کی شادی سگے بھتیجے قیصر عباس سے کی۔ جو کہ کراچی میں مقیم رہے۔ جبکہ مہرین ابھی زیر تعلیم ہے۔

پاپا نے زندگی میں کبھی اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہیں دی۔ حتیٰ کہ آخری وقت میں بھی ایک گلاس پانی کی زحمت نہیں دی۔ حتیٰ کہ ہسپتال بھی خود ہی گئے۔ کلاس لینے جا رہے تھے کہ طبیعت خراب ہوئی۔ خود ہی امام کلینک چلے گئے۔ وہاں سے گھر فون کرایا گھر والے ہسپتال پہنچے تب معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہاں سے کارڈیو لے جایا گیا۔ تب بھی سب سے یہی کہتے رہے کہ اب بہتر ہوں۔ لاہور سے آرزو کا فون آیا تب بھی یہ ہی کہا کہ اسکے منع کردو وہ نہ آئے۔ اب میں بہتر ہوں۔ آخری وقت میں بھی یہ عالم تھا کہ کسی کو میری ذات سے تکلیف نہ ہو Life Saving Injection کے بعد حالت بگڑ گئی۔ اور سوا چار بجے انتقال ہو گیا۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ پاپا ایسے آناً فاناً چلے جائیں گے اور ہمیں کوئی خدمت کا موقع بھی نہیں دینگے۔ آخری وقت ایسا لگتا تھا کہ پرسکون نیند سو رہے ہوں۔ اللہ ان پر ہتی دنیا تک اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین ثمہ آمین۔ اور ہماری امی اور ہم سب بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بیٹی بشریٰ نقوی

دُرُودْ نَارِیَہْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا

اے اللہ درود کامل اور سلام تام نازل فرما

تَآمًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ

ہمارے سردار اور مولا حضرت محمدؐ پر جن کے طفیل

تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ

گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور بے چینیاں ختم ہو جاتی ہیں اور

تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ

جن کے طفیل تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور تمام مقاصد حاصل ہوتے ہیں

حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِ الْکَرِیْمِ

اور اچھا خاتمہ نصیب ہوتا ہے اور سیراب ہوتا ہے بادل ان کی وجہ کریم سے

وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ

(اور اس کی تازگی سے) اور آپ کے آل پر اور آپ کے اصحاب پر ہر لمحہ سانس میں

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

اپنی معلومات کے برابر گنتی میں (یعنی لاتعداد) اے اللہ اے اللہ اے اللہ

فضائل دورد ناریہ

اس درود کو پڑھنے والا ہمیشہ رنج وغم سے محفوظ رہتا ہے آجکل کے زمانے میں جب کہ ہر انسان کو کوئی نہ کوئی مسئلہ درپیش ہے اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس درود کی تلاوت کریں اس درود کو پڑھنے کے بہت فضائل ہیں اگر ہر روز اس درود کو سات مرتبہ پڑھا جائے تو رزق زمین سے اگتا ہے اور آسمان سے برستا ہے۔ اتنا رزق ہوتا ہے کہ خود بھی سمجھ نہیں آتا کہ کہاں سے آ رہا ہے۔ اگر آپ پر کوئی مصیبت آتے تو زیادہ سے زیادہ اس درود کا ورد کریں۔ زحمت رحمت میں بدل جائے گی۔ یہ ایسا درود ہے کہ جس کے فوائد لکھنا ناممکن ہے۔ یہ درود ایسا راز ہے۔

فضائل درود تنجینا

اس دورد کے بے حد فضائل ہیں۔ اس درود کے پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ ہر مصیبت اور پریشانی سے محفوظ رکھتا ہے اگر کوئی پریشانی ہو بیماری ہو یا کسی کا آپریشن ہو رہا ہو۔ تعداد مقرر کر کے گیارہ، اکیس یا اکتالیس مرتبہ اس کا ورد کریں۔ انشاءاللہ پریشانی دور ہوگی۔ آپریشن کامیاب ہوگا۔ بچے کا امتحان ہو۔ امتحان کے وقت پڑھنے سے امتحان کی مشکل آسان ہوگی۔

جو شخص دورد تنجینا کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ وہ ایک ہفتے میں دیدار نبی سے مشرف ہوگا۔ خطرات مصائب کے وقت یومیہ ستر مرتبہ پڑھیں۔ ذریعہ نجات ہے۔ اولیاء اللہ کا مجرب وظیفہ ہے فائدہ مند ہے۔ ہر تکلیف کے وقت زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے۔ تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

ابن فاکہانی نے اپنی کتاب ''فجر منیر'' میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ صالح موسیٰ نابینا تھے۔ وہ ایک جہاز میں سوار تھے۔ جہاز ڈوبنے لگا اس وقت ان کو غنودگی سی معلوم ہوئی اسی حالت میں جناب فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار بار اس کو جہاز والے پڑھیں۔ ہنوز تین سو پر نوبت نہیں پہنچی تھی کہ جہاز نے ڈوبنے سے نجات پائی۔ اور ساحل مقصود پر پہنچ گیا۔

درود تنجینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

ایسی رحمت وبرکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے

الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ

نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور

الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ

جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے ہم

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا

تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کے ذریعے ہم زندگانی کی تمام بہتریوں

بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ

اور مرنے کے بعد تمام بھلائیوں سے جو غایت درجہ واصل کریں خدا پاک تحقیق آپ ہماری

فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ

دعاؤں کے قبول فرمانے والے اور ہماری درجات کو بلند کرنیوالے اور ہماری حاجتوں

الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ

کو بر لانے والے اور ہماری سخت مشکلات میں پوری مدد کرنیوالے اور ہماری بلاؤں

اَلْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا رَافِعَ

کے رفع کرنیوالے اور مشکلوں کو حل کرنے والے پاک پروردگار آپ میری فریاد

الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ

کو پہنچیں اسے اپنے حضور تک رسائی دیں اور میری عرض کو قبول

اَغِثْنِيْ يَا اِلٰهِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

فرمائیں اے میرے معبود پاک تحقیق آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

ضروری تاکید درود شریف پڑھنے والے کو شریعت مطہرہ کی پابندی اور اسوۂ حسنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنا ازبس ضروری ہے تاکہ اس کی نسبت حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پختہ ہو اور وہ درود شریف کے فیوضات اور اللہ تبارک تعالیٰ کی عنایت سے جلد از جلد مستفید ہو اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ فقط۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

دعائے عہد

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عہد نامے کو قربتہً الی اللہ لگا تار چالیس روز تک نماز صبح کے بعد باوضو رو بقبلہ پڑھے گا تو وہ ہمارے قائم (آل محمدؐ) کے یاور و انصار میں ہوگا۔ اور اگر حضرت امام آخر الزماں کے ظہور پر نور سے قبل وہ مرجائے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو قبر سے اٹھائے گا اور امام زمانہؑ کے انصار میں شامل کرے گا اور اسے ہر کلمہ و لفظ کے عوض ہزار نیکیاں اور حسنات عطا فرمائے گا۔ اور اسکے نامۂ اعمال سے ہزار برائیاں محو فرمائے گا۔ نیز اس دعا کو پندرہ شعبان المعظم کو بعد نماز فجر ضرور پڑھنا چاہیئے جو روز ولادت امام عصرؑ ہے۔

دُعائے عہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ ○ وَرَبَّ
الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ ○ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ○
وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ ○
وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ ○ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ ○ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○
وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ○ وَبِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ ○ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْٓ اَشْرَقَتْ
بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ ○ وَبِاسْمِكَ
الَّذِيْ يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ○
يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ ○ وَيَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ
حَيٍّ ○ وَيَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ ○ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى

وَ مُمِيتَ الْاَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ
الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ عَنِّيْ وَعَنْ
وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَ
اَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهُ فِيْ
صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ
عَهْدًا وَّ عَقْدًا وَّ بَيْعَةً لَهُ فِيْ عُنُقِيْ لَا
اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا ۝ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَ اَعْوَانِهِ وَ
الذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ
قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَ الْمُمْتَثِلِيْنَ لِاَوَامِرِهِ
وَ الْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَ السَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهِ وَ
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ

بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى
عِبَادِكَ خَتْماً مَقْفِيًا ۝ فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي
مُؤْتَزِرًا كَفَنِي شَاهِرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي مُلَبِّيًا
دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي ۝ اَللّٰهُمَّ
أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ
وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ
فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَ
اسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ
أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَحْيِ
بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي
النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ
بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُولِكَ

حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ

وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهٗ ○ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ

مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِّمَنْ لَّا

يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِّمَا

عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِّمَا

وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ

مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ

وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

بِرُؤْيَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ

اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ ○ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ

الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ

لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ

قَرِیْبًا ۞ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

اس کے بعد تین مرتبہ اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ پڑھے: **اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ یَامَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ۞**

مومنین کو "نمازِ پنجگانہ" کے بعد ایسی دعائیں ضرور پڑھنی چاہییں جن میں امام زمانہؑ سے توسل کیا گیا ہو۔ نیز بے بہا دعائیں ناحیۂ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں، جو دنیوی اور اُخروی جملہ حاجاتِ شرعیہ پر مشتمل ہیں۔ نمازِ صبح کے بعد "دعائے عہد" ہر مومن کو پڑھنی چاہیئے۔ یہاں پر بعض دیگر ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں امام زمانہؑ کا واسطہ دیا گیا ہے یا جو آپ کی بارگاہ سے وارد ہوئی ہیں۔

شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام

مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

شیعہ کُتب ڈاونلوڈ کرنے کے لیے

www.ShiaMultimedia.com